سوال

(174) تشہد میں رفع سبابہ کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تشہد کی حالت میں شروع ہی سے انگلی کو حرکت دینی شروع کر دینی چاہیے یا درود کے بعد جب دعائیں شروع کریں تو حرکت دیں؟ دو سجدوں کے درمیان بھی انگلی کو حرکت دینی چاہیے یا نہیں؟ درود کے بعد انگلی کو حرکت دینا کون سی حدیث سے ثابت ہے؟ (ظفر اقبال، شکر گڑھ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تشہد کی حالت میں شروع سے ہی انگلی کھڑی کر دی جائے۔ جیسا کہ احادیث کے عموم سے ثابت ہے:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد فی الصلوۃ _____ واشار باصبعہ"

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب صفۃ الجلوس فی الصلوۃ وکیفیتہ موضع الیدین علی اللخذین حدیث :579) جب دعا کریں یعنی درود کے بعد تو شہادت کی انگلی کو حرکت دیں۔

(سنن النسائی۔ الافتتاح باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوۃ ح 890، وسندہ صحیح فرایتہ یحر کھا یدعوبھا)

فائدہ: عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے لکھا ہے:

"تشہد میں جو رفع سبابہ کیا جاتا ہے کہ اس میں تردد تھا کہ اس اشارہ کا بقاء کس وقت تک کسی حدیث میں منقول ہے یا نہیں۔ حضرت قدس سرہ (یعنی رشید احمد گنگوہی دیوبندی) کے حضور میں پیش کیا گیا فوراً ارشاد فرمایا

"ترمذی کی کتاب الدعوات میں حدیث ہے کہ آپ نے تشہد کے بعد فلاں دعا پڑھی اور اس میں سبابہ سے اشارہ فرما رہے تھے" اور ظاہر ہے کہ دعا قریب سلام کے پڑھی جاتی ہے پس ثابت ہوگیا کہ اخیر تک اس کا باقی رکھنا حدیث میں منقول ہے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگ اس مسئلہ کو باب التشہد میں ڈھونڈتے ہیں اور وہاں ملتا نہیں، اس سے سمجھتے ہیں کہ حدیث میں نہیں ہے امام ربانی کا سرعت انتقال ذہنی اور ملکہ استنباط دفقاہت ان دونوں واقعہ سے اظہر من الشمس ہے" (تذکرۃ الرشید ج 1 ص 113، تفقہ اور افتاء)

راقم الحروف کے خیال میں گنگوہی صاحب کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس میں لکھا ہوا ہے: "ان رجلا کان یدعوا باصبعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: احد احد"

(سنن ترمذي كتاب الدعوات باب 104 قبل احاديث شتى من ابواب الدعوات حديث : 3557)

لیکن یہ سند محمد بن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (شہادت اگست 2000ء)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ 385

محدث فتویٰ